علمیرہ عبدالرزاق

اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں؟

اسلام کا تعارف:

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے ایک متوازن اور مکمل تصورِ حیات دیا ہے، جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے، زمانے کے تقاضوں کا بخوبی جواب دے سکتا ہے۔ اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں جس کا کل سرمایۂ حیات کچھ عبادات، چند اذکار اور رسوم ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے۔ اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون جاری و ساری ہو اور دل سے دنیا سے لے کر تہذیب و تمدن کے ہر گوشے تک خالق حقیقی کی مرضی پوری ہو۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ان الدین عند اللہ الاسلام (آل عمران: ۱۹)
ترجمہ: "بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے"
اسلام کا پرانا نام دینِ حنیف ہے۔

لغوی اور اصطلاحی معنی:

لفظ اسلام عربی زبان کے لفظ "س ل م" سے بنا ہے۔ اس کے لغوی معنی اطاعت، جھکنے اور مکمل سپردگی کے ہیں۔ اس کے دوسرے لفظی معنی "امن اور سلامتی" ہیں۔

اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے "نبی کریم اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو خبریں اور احکام لائے ہیں اُن کی تصدیق کرنا اور اُن پر عمل کرنا۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں انسان اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کی امان میں آجاتا ہے۔

"تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور ہمارے لئے ہمارا دین ہے"۔ (الکافرون: 6 :109)

حدیث مبارک ہے:

"انسان سب سے پہلے اللہ کی گواہی دے پھر اُسکے رسول کی"۔

اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعے کا نام ہے۔ (امام غزالی کے مطابق)

اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے۔

یہ تمام قوموں کے لئے آیا ہے اور یہ قیامت تک ہے۔

قرآن مجید اور احادیث رسول :

حضرت عبداللہؓ

بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم سے عرض کیا "کون سا مسلمان افضل ہے"؟ آپؐ نے فرمایا:

"جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں" (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں"۔ (ترمذی و نسائی)۔

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے نبی اکرم نے فرمایا: "ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے کام آتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کام میں (مدد کرتا) رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل حل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اخروی مشکلات میں سے کوئی مشکل حل فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی مشکل پر پردہ پوشی

کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی آبرو کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔" (لقمان: 22)

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ماننے والوں کو مسلمان کہا ہے۔

"ھو سمّٰکم المسلمین (الحج: 78)

اس اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے"

اسلام کا آغاز:

اسلام کا آغاز حضرت آدمؑ سے جب کہ اس کی تکمیل نبی کریمؐ پر ہوتی ہے۔ اس حوالے سے علامہ محمد غزالی مصری رقمطراز ہیں: "وہ غلطی کرے گا جو یہ گمان کرے کہ اسلام اُس دین کا نام ہے جو پندرہ سو سال پہلے حضرت محمدؐ لے کر آئے۔ اسلام تو اُن تمام رسالتوں کا عنوان ہے جو ابتدائے تخلیق سے آج تک لوگوں کو ہدایت دیتی چلی آرہی (رہی) ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اسلام کی حقیقت اپنے کمال اور آخری شکل تک حضرت محمدؐ کی رسالت میں پہنچی لیکن قرآن کریم نے بلا استثنا تمام انبیاءؑ کے پیغامات کو اسلام ہی کا نام دیا ہے۔"

خصوصیات:

1. اسلام کا تصورِ الوہیت:

اسلام کا تصورِ الوہیت
نہایت واضح ہے۔ اسلام شرک اور کفر کی تمام اقسام کی نفی کرتا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت سب سے پہلے ضروری ہے۔ اس کے بعد اس کی اطاعت اور اس کے احکام کے نفاذ کا نمبر آتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ کی پاکی، اُس کی تعریف، اُس کے اچھے ناموں اور بلند صفات کو جس بھرپور انداز میں اُجاگر کیا گیا ہے اُس کی کوئی مثال کسی قدیم کتاب میں نہیں ملتی۔ جب آپ قرآن پڑھیں تو اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر اپنا مطلق کنٹرول محسوس ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور ساری کائنات کا تھامنے والا ہے، نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند، اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔" (البقرۃ: 255)

جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہو، ہر معاملے کی تدبیر کر رہا ہو، سماعت و بصارت جس کے اختیار میں ہوں، رات اور دن کو ادلتا بدلتا ہو، ہوائیں چلاتا ہو، بھٹکے ہوؤں کو تاریکیوں سے روشنی میں لاتا ہو، انسان کیوں کر اپنے آپ کو اُس کے سپرد نہ کرے۔

Scanned with CamScanner

DAY: DATE:

2. اسلام کا تصورِ رسالت:

اسلام کا تصورِ رسالت

یہود و نصاریٰ کے تصور کی طرح نہیں ہے وہ کچھ انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ مسلمان رحمتِ عالم نبی کریمؐ سے لے کر حضرت آدمؑ تک ہر اُس نبی کو مانتے ہیں جس کا قرآن و سنت میں ذکر ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"رسول ایمان لایا ہے اس پر جو اُسکے رب کی طرف سے اُس پر اُترا ہے اور مسلمان بھی اُس پر ایمان لائے ہیں۔ سب ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتاب پر اور اُسکے رسولوں پر۔ ہم اُس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔" (البقرۃ: 285)

ختمِ نبوت اسلام کی اہم خوبی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔" (الاحزاب: 40)

حضورؐ کو تمہارے لیے بہترین اسوۂ حسنہ بنایا گیا ہے۔

3. اسلام کا تصورِ آخرت:

اسلام کے نظامِ زندگی میں آخرت کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ تمام انبیاء کی دعوت میں

اسے بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں نیکی اور بدی کا شعور رکھا ہے۔ انبیا نے وحی کی روشنی میں اس شعور کو اُجاگر کیا ہے اور اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچایا ہے کہ مرنے کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ یہ پیغام نہ صرف قرآن مجید میں موجود ہے بلکہ قرآن مجید سے پہلے کتابوں اور صحیفوں کے اندر بھی بیان ہوا ہے۔ قرآن مجید عقیدۂ آخرت پر اس قدر واضح ہے کہ اللہ ارشاد فرماتا ہے:

"پس زمین اور آسمان کے رب کی قسم!
قیامت واقع ہو کر رہے گی، بالکل اسی
طرح جس طرح تم بول رہے ہو۔" (الذاریات: 23)

اسلام کے تصورِ آخرت میں اور دیگر مذاہب کے تصورِ آخرت میں بنیادی فرق یہ ہے اسلام کا تصورِ آخرت مکمل اور جامع ہے جب کہ دیگر مذاہب میں یہ تصور نامکمل اور ناقص ہے۔

6. اسلام کا تصورِ حیات:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، ایسا ضابطہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"بے شک اللہ کے نزدیک تو اصل دین
اسلام ہے" (آل عمران: 19)

اسلام وہ دین ہے جو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی بنیاد پر ایک پورا ضابطۂ زندگی پیش کرتا ہے، اور انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسے قبول کرے اور اس کی پیروی کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے آگے جھکنے اور اس کی اطاعت کرنے کا نام اسلام ہے۔ اس میں یہ حقیقت بھی پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کے نتیجے میں زندگی کا جو نقشہ اُبھرے گا وہ امن اور سلامتی کی نعمتوں سے مالا مال ہوگا، اس میں قلب کو اطمینان حاصل ہوگا اور انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں حقیقی امن اور سکون قائم ہوگا نیز اس زندگی کے بعد بھی انسان کو اُس ابدی زندگی میں سلامتی حاصل ہوگی۔

5. اسلام کا تصورِ اطاعت:

اسلام اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا نام ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کریم کی بات سننا اور ماننا مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مرضی کے تابع بنائے۔ اللہ کا ارشاد ہے:

"جو شخص اپنے آپکو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا"۔ (لقمان: 22)

انسان جب اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکنے کا اعلان کرتا ہے
اور اُسکی تعلیمات کا احترام اور پیروی کرتا ہے تو وہ
پوری کائنات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے۔ اس
حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اب کیا لوگ اللہ کی اطاعت کا طریقہ چھوڑ
کر کوئی اور طریقہ چاہتے ہیں حالانکہ آسمان
اور زمین کی ساری چیزیں چاہتے ہوئے یا
ناچاہتے ہوئے اللہ ہی کی تابع ہیں۔ اور
اُسی کی طرف سب کو پلٹنا ہے" (آل عمران: 83)

4. اسلام کا تصورِ اخلاق:

ایمان کے بعد دین
کا اہم ترین مطالبہ اخلاق کو پاک کرنا ہے۔ اس کے معنی یہ
ہیں کہ انسان مخلوق اور خالق دونوں سے متعلق
اپنے عمل کو پاکیزہ بنائے۔ یہی وہ چیز ہے جسے عمل
صالح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ تمام شریعت اسی کی
شرح ہے۔ تمدن کی تبدیلی کے ساتھ شریعت تو بے
شک تبدیل بھی ہوئی ہے لیکن ایمان اور عمل صالح
اصل دین ہے، ان میں کوئی ترمیم کبھی نہیں ہوا۔ قرآن
اس معاملے میں بالکل واضح ہے کہ جو شخص ان دونوں
کے ساتھ اللہ کے حضور میں آئے گا اُس کے لئے جنت ہے
اور وہ اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ ارشاد فرمایا گیا

"اور جو اس کے حضور مومن ہو کر آئیں گے،
اس طرح کہ انہوں نے نیک عمل کیے ہوں گے،
وہی ہیں جن کے لیے اونچے درجے ہیں"۔ (75:46)

نبی کریم کا ارشاد ہے:

"میں بلند اخلاق مکمل کرنے کے لئے
مبعوث کیا گیا ہوں"۔

نیز فرمایا کہ تم میں سے بہترین لوگ وہی ہیں جو اپنے اخلاق میں دوسروں سے اچھے ہیں۔ یہی لوگ مجھ سب سے زیادہ محبوب بھی ہیں۔ قیامت کے دن آدمی کی میزان میں سب سے زیادہ بھاری چیز اچھے اخلاق ہی ہوں گے۔ اور بندۂ مومن وہی درجہ حسن اخلاق سے حاصل کر لیتا ہے جو کسی شخص کو دن کے روزوں اور رات کی نمازوں سے حاصل ہوتا ہے۔